1 نمو کے ساتھ قیمتوں کا استحکام

1.1 عمومی جائزہ

قیمتوں میں استحکام لانے کے حوالے سے دشوار سال گذرنے کے بعد مالی سال10ء آیا جو ملکی نمو کی بحالی اور گرانی کے دباؤ میں کمی کا سال ثابت ہوا۔اس کے ساتھ ساتھ بیرونی شعبے کے اظہاریوں میں بہتری اور شرح مبادلہ کے استحکام کے سبب اسٹیٹ بینک کو زری پالیسی موقف نرم کرنے میں مدد ملی، سال کے دوران ڈسکاؤنٹ ریٹ میں 150 بیسس پوائنٹس کمی کی گئی۔ اگست 2009ء میں اسے 14 فیصد سے 13 فیصد کردیا گیا جبکہ نومبر 2009ء میں مزید 50 بیسس پوائنٹس کم کردیا گیا۔تاہم مالی سال کے بقیہ مہینوں میں اسٹیٹ بینک نے گرانی کے دباؤ میں دوبارہ اضافے، اور مالیاتی و نیم مالیاتی اظہاریوں میں غیریقینی کے پیش نظر محتاط رویہ اپناتے ہوئے ڈسکاؤنٹ ریٹ کو 12.5 فیصد رکھا۔

زری پالیسی کی کارگزاری میں اضافے کی غرض سے اسٹیٹ بینک نے زری پالیسی بیانات کے اجرا کی سالانہ تعداد بڑھا کر چھ کردی۔ان میں سے چار بیانات زری پالیسی فیصلوں کے مختصر اعلان پر مشتمل ہیں جو بطور پریس ریلیز جاری کیے جاتے ہیں جبکہ تازہ ترین اقتصادی صورتحال اور پالیسی فیصلوں کی تفصیل پر مبنی بیانات پریس کانفرنس کے ذریعے جاری کیے جاتے ہیں۔ زری پالیسی کے اثرات مستحکم کرنے کے لیے اگست 2009ء میں شرح سود کا کوریڈور متعارف کرایا گیا جس سے قلیل مدتی شرح ہائے سود کو منسلک کرنے اور زری منڈی میں انتظامِ سیالیت کو بہتر بنانے میں مدد ملی۔

ملک میں بانڈ منڈی کے استحکام کے لیے جنوری 2010ء میں بلوم برگ کے ذریعے ''الیکٹرانک بانڈ ٹریڈنگ پلیٹ فارم'' (ای بی این ڈی) شروع کیا گیا۔اس پلیٹ فارم کی اہم خصوصیات یہ ہیں: سرمایہ کاروں کو معلومات کی بروقت فراہمی، پرائس میکروں کا یقینی اور نامعلوم آرڈروں پر خرید وفروخت کے قابل ہونا، چغتائی کے ملکی سسٹمز کے ساتھ بذریعہ پروسیسنگ انٹرفیس منسلک ہونا وغیرہ۔

سال کے دوران اسٹیٹ بینک نے اپنی تجزیاتی وتحقیقی سرگرمیوں کو معیشت کی بنیادی سطح تک توسیع دی جس سے اس کی اقتصادی حرکیات کی تفہیم میں اضافہ ہوا۔نرخوں کے تعین میں اقتصادی عاملین کے رویے کے مطالعے کی غرض سے ایک ابتدائی سروے شروع کیا گیا۔مختلف صنعتی اور تجارتی اداروں کی سرگرمیوں اور ان کے مسائل کی تازہ ترین معلومات حاصل کرنے کی غرض سے ان کے ساتھ روابط استوار ہوئے۔ نیز زراعت کے ذیلی شعبوں کی اقتصادیات کے مطالعے کے لیے دورے کیے گئے۔

1.2 زری پالیسی بیان

اسٹیٹ بینک نے زری پالیسی کی کارگزاری بڑھانے کے لیے ستمبر 2009ء میں فیصلہ کیا کہ مالی سال میں زری پالیسی فیصلوں کی تعداد بڑھا کر چھ کردی جائے نیز ان فیصلوں کا اعلان جولائی، ستمبر، نومبر، جنوری، مارچ، اور مئی کے آخری ہفتے میں کیا جائے۔ان میں سے جنوری اور جولائی کے زری پالیسی بیانات تفصیلی طور پر اور بذریعہ پریس کانفرنس کیے جائیں گے جبکہ بقیہ زری پالیسی فیصلے صرف پریس ریلیز کے ذریعے کیے جائیں گے۔ چنانچہ م س10ء میں اسٹیٹ بینک نے زری پالیسی کے چار مختصر فیصلے، اور زری پالیسی کے دو بیانات جاری کیے۔سال کے دوران زری پالیسی موقف مختلف مراحل سے گذرا، پہلی ششماہی میں یہ نرم ہوا، جبکہ دوسری ششماہی میں یہ جوں کا توں رکھا گیا۔مختلف اقتصادی اظہاریوں میں بہتری اور جاری اقتصادی دشواریوں کے مابین توازن برقرار رکھتے ہوئے اسٹیٹ بینک نے م س10ء میں پالیسی ڈسکاؤنٹ ریٹ مجموعی طور پر 150 بی پی ایس کم کیا۔

اولاً، زری پالیسی موقف اقتصادی اظہاریوں میں بہتری کو دیکھتے ہوئے نرم کیا گیا۔ مرکزی بینک نے 17 اگست 2009ء سے نافذ العمل پالیسی ریٹ 100 بیسس پوائنٹس کم کرنے کا فیصلہ کیا جس کی تفصیل زری پالیسی بیان جولائی تا ستمبر 2009ء میں ہے۔ اُس وقت گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت میں کمی کا رجحان تھا، سرکاری قرض گیری آئی ایم ایف کے ایس بی اے میں مقررسہ ماہی حدود کے اندر تھی، اور اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ ذخائر بڑھ رہے تھے۔ان مثبت اظہاریوں کی عکاسی مجموعی طلب سکڑنے، اشد ضروری مالیاتی یکجائی، اور ادائیگیوں کے توازن کی بہتر صورتحال سے ہورہی تھی۔ تاہم مالیاتی اور حقیقی پیداوار کے شعبے کی کارکردگی دوران سال کمزور رہی۔نجی شعبے کو قرض کم ملا اور ساختی مسائل خصوصاً بجلی

کی قلت نے معقول بحالی کی امیدوں پر پانی پھیر دیا۔ کاروباری ماحول کے احیا اور نجی شعبے کو قرضے کی دستیابی کے بغیر معیشت کے حقیقی شعبے کی پائیدار بحالی ممکن نہ تھی۔ معیشت میں ساختی کمزوریاں گرانی کے لیے مسلسل خطرہ بنی رہیں جبکہ جاری مالیاتی یکجائی کے نتائج اور بیرونی حکومتوں سے رقوم کی آمد کے حوالے سے غیر یقینی کیفیت اس پر مستزاد رہی۔ نتیجتاً ستمبر 2009ء کے اواخر میں جاری کردہ زری پالیسی بیان میں مرکزی بینک نے پالیسی ریٹ برقرار رکھا۔

م س10ء کے ابتدائی مہینوں کے دوران نجی شعبے کو قرضے کے مجموعی بہاؤ میں کمی کا رجحان دیکھا گیا تاہم دوسری سہ ماہی میں اس میں نمایاں بہتری آئی۔ اس کے ساتھ ہی بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں بھی نمو آئی۔ اس پورے عرصے کے دوران اسٹیٹ بینک نے حقیقی اقتصادی سرگرمی میں رکاوٹ ڈالے بغیر زری استحکام برقرار رکھنے کی کوشش کی۔ اس تناظر میں اسٹیٹ بینک نے نومبر 2009ء میں پالیسی ڈسکاؤنٹ ریٹ 50 بی پی ایس کم کرنے کا فیصلہ کیا۔ تاہم مالیاتی یکجائی میں تاخیر اور اجناس کی عالمی قیمتوں کا دباؤ دوبارہ بڑھنے کی وجہ سے جنوری 2010ء میں گرانی کی صورتحال غیر محفوظ ہوگئی۔ معیشت میں متعلقہ غیر یقینی حالات کے محتاط جائزے کے بعد پالیسی ریٹ 12.5 فیصد پر برقرار رکھا گیا۔ اگلے مہینوں کے دوران بجلی کے نرخ بڑھنے، ملکی پیٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں ردوبدل، اور اجناس کے نرخ متعین کیے جانے سے گرانی میں کسی حد تک دوام پایا گیا۔ علاوہ ازیں (سرکاری ٹیکس اہداف حاصل کرنے کے لحاظ سے) مالیاتی اور نیم مالیاتی اظہاریوں کے غیر یقینی حالات کے پیش نظر مرکزی بینک نے مارچ اور مئی 2010ء کے زری پالیسی بیانات میں پالیسی ڈسکاؤنٹ ریٹ برقرار رکھا۔

1.3 زری اور قرضہ جاتی پالیسی کا انتظام

1.3.1 بازارِ زر کے سودے

قلیل مدتی شرح سود میں استحکام برقرار رکھنا، اور زری پالیسی کے نفاذ میں زیادہ سے زیادہ شفافیت لانا اسٹیٹ بینک کے انتظامِ سیالیت کا بنیادی مقصد ہے۔ ان مقاصد کے حصول کے لیے اسٹیٹ بینک نے بازارِ زر کے شبینہ ریپو ریٹس کے لیے 17 اگست 2009ء سے شرح سود کا ایک کوریڈور متعارف کرایا۔ یہ کوریڈور قائمہ شبینہ ریپو/ ریورس ریپو سہولتیں (یعنی زیریں حد اور بالائی حد) کے ذریعے روبہ عمل ہوتا ہے، چنانچہ بازارِ زر کے شبینہ ریپو ریٹس کے لیے اسٹیٹ بینک کے زری پالیسی موقف کے لحاظ سے ایک رسمی کوریڈور بن جاتا ہے۔ اس کے نتیجے میں م س10ء کے دوران بازارِ زر کے بین البینک شبینہ ریپو ریٹ میں تغیر بہت کم دیکھا گیا۔

خطِ یافت کا ابتدائی سرا اسٹیٹ بینک کے انتظامِ سیالیت کا بنیادی محور ہوتا ہے۔ بازارِ زر کے سودے زری انتظام کا بنیادی آلہ بنے رہے۔ میزانی خسارے کی مالکاری کے لیے ملکی بینکوں پر حکومت کے مسلسل انحصار کے باعث م س10ء کے دوران سیالیت کی صورتحال زیادہ تر دباؤ میں رہی کیونکہ بیرونی اقتصادی تعاون توقع سے کم رہا اور جمع کردہ محاصل میں کمی آئی۔

زری پالیسی موقف سے مطابقت رکھتے ہوئے بہ وزن اوسط شبینہ نرخ م س10ء کے دوران بڑھ کر 11.74 فیصد ہوگیا جبکہ م س09ء میں یہ 10.75 فیصد تھا۔ اس اضافے کے علاوہ بہ وزن اوسط شبینہ نرخوں کے تغیر میں خاصی کمی آئی جس کا سبب شرح سود کا کوریڈور ہے۔ م س10ء کے دوران بازارِ زر کے سودوں کے خالص ادخال کی سہ ماہی تفصیل **جدول 1.1** میں ہے۔

شکل 1.1: خالص بازار زر ادخال بمقابلہ ہفتہ وار بہ وزن اوسط شبینہ ریپو ریٹ کی حرکت

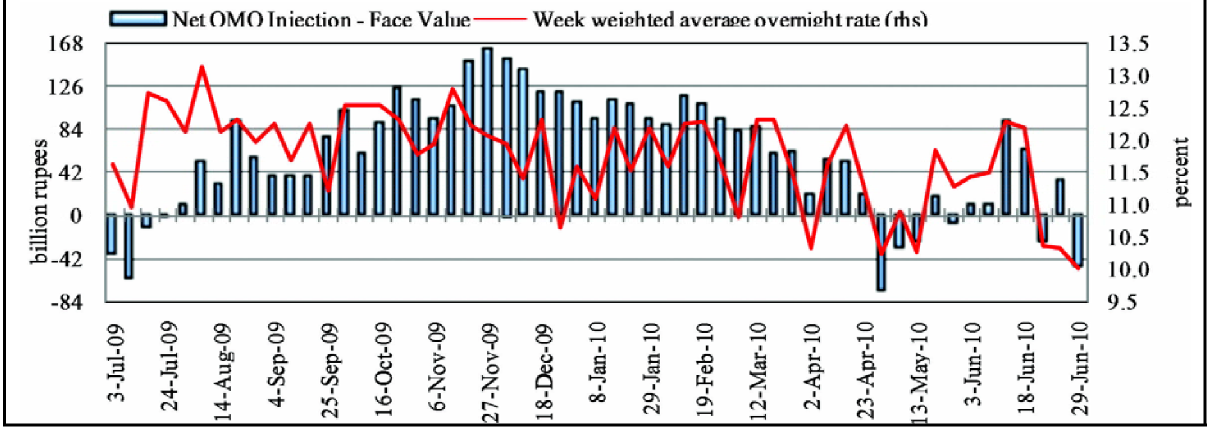

1.3.2 شرح سود کوریڈور کی سرگرمیاں

سال کے دوران سیالیت کے بندوبست کی غرض سے اور قائمہ شبینہ ریپو اور ریورس ریپو سہولتوں کے لیے بینکوں نے کئی بار اسٹیٹ بینک سے رابطہ کیا۔ اس عرصے میں بینکوں نے ریپو (ڈپازٹ) استعمال کرنے کے لیے 869.1 ارب روپے جمع کروائے جبکہ ریورس ریپو (قرض گیری) کے استعمال کے لیے 807.3 ارب روپے حاصل کیے۔ جمع کرانے کا زیادہ تر عمل م س 10ء کی چوتھی سہ ماہی میں ہوا جو منڈی کی سیالیت میں بہتری کا مظہر ہے اور اس کا سبب پیپکو، پاکستان اسٹیل، پی ایس او، زرمبادلہ اور دیگر سرکاری کھاتوں میں سال کے اختتام پر ہونے والی ادائیگیوں کی وجہ سے ان میں رقوم کی آمد ہے۔

جدول 1.1: بازارِ زر کے سودے (ارب روپے)

	انجذاب	ادخال	خالص انجذاب
م س 10ء	**489.7**	**3621**	**(3131.3)**
پہلی سہ ماہی	153.6	506.9	(353.3)
دوسری سہ ماہی	14.3	1610.7	(1596.4)
تیسری سہ ماہی	93.8	1234.9	(1141.1)
چوتھی سہ ماہی	228	268.5	(40.5)
م س 09ء	**1367.7**	**1234**	**133.7**
پہلی سہ ماہی	436.1	254.6	181.5
دوسری سہ ماہی	384.3	237.9	146.4
تیسری سہ ماہی	392.3	60	332.3
چوتھی سہ ماہی	155	681.5	(526.5)

1.3.3 لازمی شرح سیالیت اور مطلوبہ نقد محفوظ

م س 10ء کے دوران بینکوں کے لیے لازمی شرح سیالیت اور مطلوبہ نقد محفوظ جوں کا توں رہا اور اسٹیٹ بینک نے مالی شعبے کی ہموار کارگزاری کے لیے نظام میں سیالیت کی کافی دستیابی کو یقینی بنایا۔ سرکاری تمسکات میں بینکوں کی بھاری سرمایہ کاری، جو محفوظ بھی ہوتی ہے، کے نتیجے میں سال کے اختتام پر اسٹیٹ بینک کے پاس لگ بھگ 773 ارب روپے کے اضافی ذخائر موجود تھے (جو کہ لازمی شرح سیالیت اور مطلوبہ نقد محفوظ کے مجموعے 24 فیصد کے بجائے ٹی ڈی ایل کا 36 فیصد ہے)۔

شکل 1.2: اسٹیٹ بینک کی ریپو اور معکوس ریپو سہولت

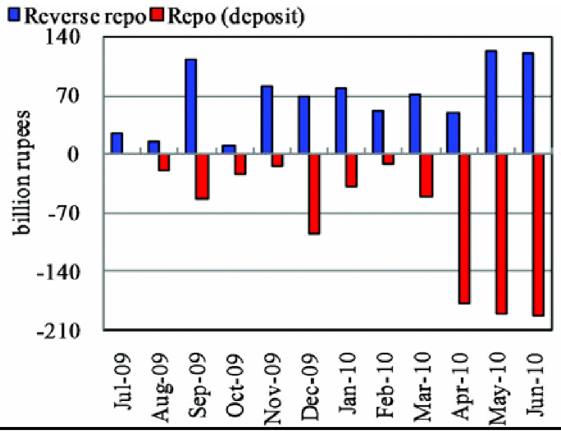

شکل 1.3: لازمی شرح سیالیت اور مطلوبہ نقد محفوظ کے تحت بینکوں کی سیالیت

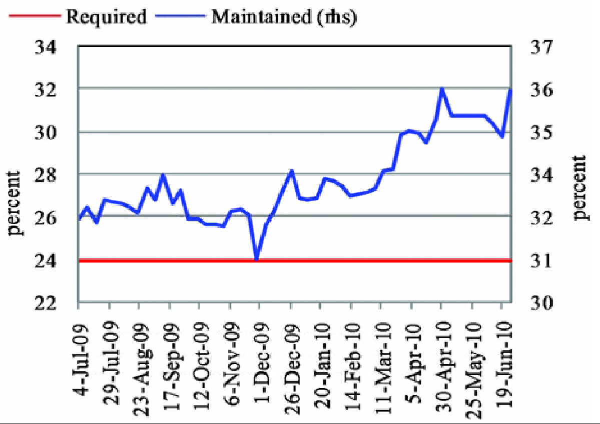

1.4 شرح سود کے رجحانات/خط یافت

دو ہندسی گرانی پر قابو پانے کی کوششوں کے سلسلے میں اسٹیٹ بینک نے م س 10ء کے دوران سخت زری پالیسی جاری رکھی۔ نسبتاً بلند ڈسکاؤنٹ ریٹ سے گرانی کی شرح کم کرنے میں مدد ملی، حتیٰ کہ وہ اکتوبر 2009ء میں 8.9 فیصد کی نچلی سطح پر آ گئی۔ گرانی کی گرتی ہوئی شرح سے حوصلہ پا کر اسٹیٹ بینک نے اقتصادی بحالی کو سہل بنانے کے لیے ڈسکاؤنٹ ریٹ اگست 2009ء میں 100 بی پی ایس اور نومبر 2009ء میں 50 بی پی ایس کم کر دیا۔ تاہم بعد ازاں گرانی کے دوبارہ سر اٹھانے پر اسٹیٹ بینک نے محتاط رویہ اپنایا اور اشد ضروری اقتصادی بحالی کو بچانے کی غرض سے پالیسی ریٹ برقرار رکھا۔

سال کے زیادہ تر عرصے کے دوران سیالیت کی صورتحال سرکاری قرض گیری اور نجی شعبے میں نسبتاً بلند طلب کی وجہ سے سخت رہی، نتیجتاً بنیادی شرح ہائے سود میں اضافے کا رجحان آیا اور خط یافت اوپر کی جانب چلا گیا (دیکھئے **شکل 1.4**)۔ سیالیت کی قلت کے نتیجے میں چھ ماہی کا بور نشانیہ اسٹیٹ بینک کے ریورس ریپو (بالائی حد) کے آس پاس رہا۔ ایسا ہی رجحان چھ ماہی پی کے آر وی کی یافت میں بھی دیکھا گیا (دیکھئے **شکل 1.5**)۔

شکل1.4: یافت کی ساخت

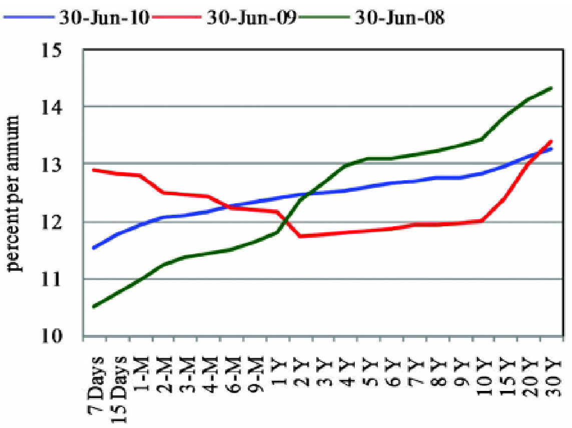

شکل1.5: منڈی کی شرح سود کے رجحانات

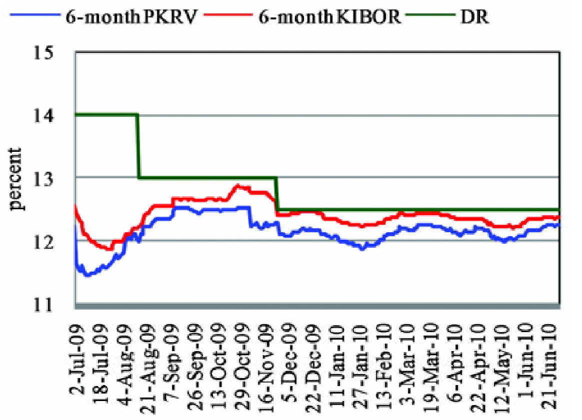

1.5 سرکاری بانڈز کی منڈی

1.5.1 پاکستان سرمایہ کاری بانڈز

م س10ء کے دوران حکومت نے پاکستان سرمایہ کاری بانڈز (پی آئی بی) کی نیلامیوں کے ذریعے خالص 64.31 ارب روپے جمع کیے جبکہ ہدف 60 ارب روپے تھا۔ سارا سال کے دوران بنیادی طور پر سابقہ اجرائیوں ہی کو پیش کیا جاتا رہا۔ سرمایہ کاروں نے سب سے زیادہ دس سالہ پی آئی بیز میں دلچسپی لی کیونکہ 60 فیصد رقم اسی میعاد سے حاصل ہوئی۔ اس قرض گیری کے نتیجے میں م س10ء کے اختتام پر پی آئی بیز کی واجب الادا رقم 505.29 ارب روپے تک بڑھ گئی جو م س09ء کے اختتام پر 440.99 ارب روپے تھی۔

جدول1.2: م س10ء کے دوران پی آئی بیز کی عرصیتوں اور اجرا کی صورتحال

27 مئی 2010ء تک

مدت	عرصیت	اجرا کی عرفی مالیت					مجموعی		بہ وزن اوسط	فیصد حصہ
	-	3 ستمبر 09ء	12 نومبر 09ء	4 فروری 10ء	18 مارچ 10ء	27 مئی 10ء	اجرا شدہ	تفرق	اجرا کی یافت (فیصد)	بلحاظ مدت
3 سال	-	625.00	2,654.00	3,219.00	1,695.00	3,452.30	11,645.30	11,645.30	12.33	17.99
5 سال	426.50	625.00	2,484.20	1,355.60	1,227.50	1,485.00	7,177.30	6,750.80	12.37	11.09
7 سال	-	825.00	650.00	150.00	250.00	300.00	2,175.00	2,175.00	12.48	3.36
10 سال	-	12,590.00	9,455.30	4,335.00	6,357.50	6,661.30	39,399.10	39,399.10	12.52	60.87
15 سال	-	229.00	735.00	71.00	-	-	1,035.00	1,035.00	12.87	1.60
20 سال	-	500.00	500.00	525.00	-	-	1,525.00	1,525.00	13.20	2.36
30 سال	-	500.00	750.00	525.00	-	-	1,775.00	1,775.00	13.67	2.74
مجموعہ	**426.50**	**15,894.00**	**17,228.50**	**10,180.60**	**9,530.00**	**11,898.60**	**64,731.70**	**64,305.20**	**12.52**	100

1.5.2 منڈی کے ٹریژری بلز

حکومت نے م س10ء کے دوران منڈی کے ٹریژری بلز (ایم ٹی بی) کے ذریعے 467 ارب روپے کی خالص رقم (عرفی مالیت) اکٹھا کی جبکہ گذشتہ برس اسی عرصے میں 304 ارب روپے جمع ہوئے تھے۔ م س10ء کے دوران اسٹیٹ بینک نے 25 نیلامیاں کیں جن میں پرائمری ڈیلرز نے 13.6 کھرب روپے ہدف کے مقابلے میں مجموعی طور پر 32 کھرب روپے کی پیشکش کی۔ سرمایہ کاروں میں اضافے کی غرض سے اسٹیٹ بینک نے جون 2009ء میں غیر مسابقتی بولی لگانے کی اجازت دی جس کے تحت عام لوگوں کو انفرادی طور پر، چھوٹے سرمایہ کاروں کو اور غیر بینک اداروں کو منڈی کے ٹریژری بلز میں براہ راست سرمایہ کاری کی اجازت دی گئی۔ مالی سال کے دوران غیر مسابقتی بولی سے مجموعی طور پر 20 ارب روپے (عرفی مالیت) جمع کیے گئے۔ اس معاملے میں غیر بینک سرمایہ کاروں میں سے میوچل فنڈز سب سے زیادہ سرگرم رہے، مذکورہ 20 ارب روپے میں ان کا حصہ 63 فیصد تھا۔ اسٹیٹ بینک ایک ویب پورٹل کے لیے ''نفٹ'' (این آئی ایف ٹی) کے ساتھ مل کر کام کر رہا ہے تاکہ نچلی سطح کے سرمایہ کار ہر نیلامی میں غیر مسابقتی بولی براہ راست دے سکیں۔

جدول1.3:مارکیٹ ٹریژری بلز

سہ ماہی	منعقدہ نیلامیاں	عرصیت	نیلامی کے اعلان کردہ اہداف	پیش کردہ رقم (عرفی مالیت)	قبول کردہ رقم	
					(حاصل شدہ رقم)	(عرفی مالیت)
پہلی سہ ماہی	6	180,781	325,000	775,881	333,223	367,876
دوسری سہ ماہی	7	74,862	145,000	511,318	147,686	159,706
تیسری سہ ماہی	6	401,693	430,000	775,734	432,371	471,369
چوتھی سہ ماہی	6	448,918	460,000	1,138,596	529,485	574,576
م س 10ء	**25**	**1,106,254**	**1,360,000**	**3,201,527**	**1,442,765**	**1,573,526**

1.5.3 حکومتی اجارہ صکوک

اسلامی بینکاری صنعت کی قدیم ضرورت کو پورا کرنے والے حکومتی اجارہ صکوک کا اجرا حکومت پاکستان کے لیے رقوم کے حصول کا ایک نیا ذریعہ بھی ثابت ہوا۔ م س 10ء کے دوران حکومت نے تین سالہ میعاد کی صرف ایک صکوک نیلامی منعقد کی جس سے 15.32 ارب روپے اکٹھا ہوئے (دیکھئے **جدول 1.4**)۔ 2008ء میں متعارف کرائے جانے کے بعد سے حکومت پاکستان اجارہ صکوک کی کُل چار اقساط کا اجرا ہو چکا ہے جن سے 42.24 ارب روپے حاصل ہوئے۔

جدول1.4:اجارہ صکوک کی تفصیل

ملین روپے

نیلامی کے تصفیے کی تاریخ	عرصیت کی تاریخ	قبول کردہ رقم	شرح منافع (چھ ماہی ایم ٹی بی+ بیسس پوائنٹس)
26 ستمبر 08ء	26 ستمبر 11ء	6,522.50	بہ وزن اوسط چھ ماہی ایم ٹی بی+45 بیسس پوائنٹس
29 دسمبر 08ء	29 دسمبر 11ء	6,000	بہ وزن اوسط چھ ماہی ایم ٹی بی+ 75 بیسس پوائنٹس
11 مارچ 09ء	11 مارچ 12ء	15,325	بہ وزن اوسط چھ ماہی ایم ٹی بی+ صفر بیسس پوائنٹ
17 ستمبر 09ء	17 ستمبر 12ء	14,396	بہ وزن اوسط چھ ماہی ایم ٹی بی-5 بیسس پوائنٹس
مجموعہ		42,243.50	

1.5.4 ای بانڈ: الیکٹرانک بانڈ ٹریڈنگ پلیٹ فارم

پاکستان میں معینہ آمدنی کی منڈی کی تشکیل کے لیے اہم اقدام کے طور پر معینہ آمدنی کے لین دین کا برقی پلیٹ فارم 11 جنوری 2010ء کو شروع کیا گیا جو بلوم برگ نے فراہم کیا ہے اور جسے ''ای بی این ڈی'' کہا گیا ہے۔ اسے فی الحال صرف سرکاری تمسکات کے لین دین کے لیے استعمال کیا جا رہا ہے تاہم اس میں کارپوریٹ قرضہ وثیقہ جات کا بھی لین دین کرنے کی گنجائش ہے۔

''ای بی این ڈی'' 18 ملکوں میں استعمال کیا جا رہا ہے، اس کی اہم خصوصیات یہ ہیں:

(الف) تمام واجب الادا اجرائیوں کے بولی دہندگان کی بولیاں مرکزی طور پر ملاحظہ کی جاسکتی ہیں چنانچہ ممکنہ حد تک تازہ ترین بولی کا علم ہوسکتا ہے۔

(ب) معینہ آمدنی منڈی میں لین دین کے حوالے سے سرمایہ کاروں تک ہاتھ کے ہاتھ اطلاع پہنچانا ممکن ہے۔

(ج) فرم کی سطح پر بولیوں کے لیے پرائس ٹیکرز کئی بولی دہندگان سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

(د) بولی دہندگان پر منحصر ہے کہ وہ فرم کے یا نامعلوم آرڈرز پر لین دین کریں۔

(ہ) استعمال کنندگان فریق ثانی کے کریڈٹ ڈیٹا بیس میں ردوبدل کر سکتے ہیں۔

(و) کوئی دوطرفہ لین دین اگر بلوم برگ پر حتمی درجے کو نہیں پہنچا تو ایک خاص آپشن ''وائس ٹریڈ کیپچر'' کے ذریعے اس لین دین کو شامل کرایا جاسکتا ہے۔

(ز) اگرچہ یہ ایک فرنٹ اینڈ سسٹم ہے تاہم مقامی چکتائی نظاموں اور بینکوں کے اندرونی نظاموں کے ساتھ براہ راست پروسیسنگ انٹرفیس ممکن ہے کیونکہ یہ FIX پروٹوکول ہے۔

شکل1.6: ثانوی بازار میں سرکاری تمسکات کا لین دین

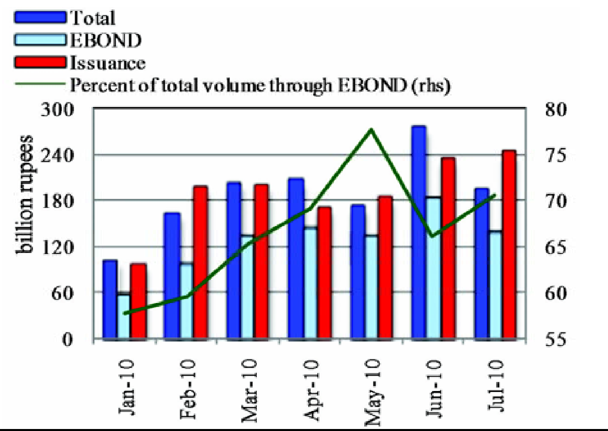

اس پلیٹ فارم سے نہ صرف معینہ آمدنی منڈی کو ترقی ملنے کی امید ہے بلکہ منڈی کے تمام شرکا کے لیے بھی کئی فائدے ہیں۔ یافت اور لین دین سے متعلق تازہ بتازہ معلومات اجرا کنندہ کو اس کے وثیقے کی طلب جاننے میں مدد دے گی چنانچہ وہ فنڈنگ کے حوالے سے بہتر فیصلہ کر سکے گا۔ نیز یہ پلیٹ فارم مزید سرمایہ کاروں کو منڈی کی طرف راغب کرے گا کیونکہ تعین قیمت کا عمل بہت آسان ہو جانے سے سیالیت بڑھے گی اور سیالیت کا پریمیم کم ہو جائے گا۔ اس سے منڈی کے مختلف طبقوں کے لیے سیال خطِ یافت کی مزید تشکیل عمل میں آئے گی۔ بہت سے سرمایہ کاروں کی موجودگی کے باعث بینک سرکاری قرضہ اپنے حسابات (بُک) سے منتقل کر سکیں گے اور نجی شعبے کو قرضے کے لیے رقوم دستیاب ہو سکیں گی۔

بلوم برگ اپنی خدمات دنیا کی تمام اہم مالی منڈیوں کو فراہم کر رہا ہے جس کا فائدہ یہ ہے کہ یہ بین الاقوامی سرمایہ کاروں کو پاکستانی معیشت کے بارے میں اضافی منظرنامہ فراہم کرے گا۔ ''ای بی این ڈی'' پلیٹ فارم پر سرکاری تمسکات کی خرید و فروخت بتدریج بڑھ رہی ہے (دیکھئے **شکل 1.6**) اور توقع ہے کہ یہ منڈی کے تمام شرکا کے لیے خرید و فروخت کی سرگرمیوں کا ترجیحی ذریعہ بن جائے گا۔

1.6 پرائمری ڈیلر سسٹم کا استحکام

بنیادی اجرا کے ذریعے سرکاری تمسکات کی خریداری، ان کا ذخیرہ اور ثانوی منڈی میں ان کی تقسیم پرائمری ڈیلرز کی اہم ذمہ داری ہے۔ اسٹیٹ بینک نے پرائمری ڈیلر سسٹم کو مستحکم کرنے کی کوششوں کے ضمن میں پرائمری ڈیلرز کے ضوابط میں ترامیم کی ہیں اور بذریعہ مشاورتی عمل ان کی کارکردگی کے باقاعدہ جائزے کے ذریعے ان کی کارکردگی بہتر بنانے کی کوشش کی ہے۔

پرائمری ڈیلرز کے چناؤ کی کسوٹی، ان کا استحقاق اور ان کے فرائض سب اچھی طرح واضح ہیں، تاہم سسٹم کو مزید مؤثر بنانے کے لیے پرائمری ڈیلرز کی کارکردگی کا باقاعدگی کے ساتھ جائزہ لیتے رہنے کی ضرورت ہے۔ اسی لیے ان کی کارکردگی کے جائزے میں م س10ء کے دوران ترمیم کی گئی تاکہ منڈی کی تشکیل کا مقصد حاصل کیا جا سکے۔

اس مقصد کے لیے شعبہ مالی بازار حکمت عملی و برتاؤ (ایف ایس سی ڈی) نے پرائمری ڈیلرز کی کارکردگی کا ششماہی کے بجائے سہ ماہی بنیاد پر تجزیہ کرنا شروع کیا۔ تجزیاتی عمل کو مزید شفاف بنانے کی غرض سے اور سہ ماہی کارکردگی پر بحث کے لیے ہر پرائمری ڈیلر کے ساتھ اجلاس منعقد کیے گئے جن کا فائدہ یہ ہوا کہ ان کی کمزوریوں کو شناخت کرنے میں مدد ملی اور بہتری کے لیے مناسب اقدامات کی نشان دہی کی گئی۔ قدر پیمائی کے دوران ثانوی منڈی کی سرگرمیوں کو زیادہ اہمیت دی گئی جس میں غیر بینک سرمایہ کاروں کو سرکاری تمسکات کی تقسیم پر خصوصی توجہ دی گئی۔

علاوہ ازیں طے شدہ معیار کی بنیاد پر سرکاری تمسکات کی پرائمری اور ثانوی منڈیوں میں م س10ء کے دوران بہترین کارکردگی کے حامل تین پرائمری ڈیلرز کا اعلان کیا گیا۔ کارکردگی کے اعتراف کے علاوہ اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ دیگر پرائمری ڈیلرز کو بھی اپنی کارکردگی بہتر بنانے کی تحریک ملے گی۔

مستقبل میں پرائمری ڈیلرز کے ضوابط پر باقاعدگی کے ساتھ نظرثانی کی جاتی رہے گی تاکہ ان کی کارکردگی کو منڈی کی تشکیل کے مقصد سے مزید ہم آہنگ بنایا جا سکے اور اس میں سرکاری تمسکات کی غیر بینک سرمایہ کاروں کو وسیع تر تقسیم پر زیادہ توجہ دی جائے گی۔ اگلے سال ''سال کا بہترین پرائمری ڈیلر'' ایوارڈ کا اعلان بھی اسٹیٹ بینک کا منصوبہ ہے۔

1.7 کارپوریٹ قرضہ منڈی کی تشکیل

اسٹیٹ بینک مختلف متعلقہ فریقوں کے ساتھ مل کر ملک کی کارپوریٹ قرضہ منڈی کی تشکیل کے لیے کوشاں ہے۔ چنانچہ موجودہ ضوابط اور پاکستان میں اس منڈی کی نمو میں حائل عوامل کے بارے میں جاننے کے لیے منڈی کے شرکا سے ان کی رائے طلب کی گئی۔ معلوم ہوا کہ کارپوریٹ قرضہ دستاویزات کے اجرا اور منتقلی پر بعض صوبوں کی جانب سے عائد بلند اسٹامپ ڈیوٹی اس منڈی کی نمو میں ایک بڑی رکاوٹ ہے۔ یہ مسئلہ حکومت سندھ کے سامنے اٹھایا گیا جس سے صوبے میں اسٹامپ ڈیوٹی کم کرنے میں مدد ملی۔

1.8 زری پالیسی کے اثرات کا استحکام

مرکزی بینک نے اگست م س10ء میں بازار زر کے شبینہ ریپوریٹ کے لیے شرح سود کا ایک کوریڈور متعارف کرایا جس سے بازار کی قلیل مدتی شرح ہائے سود کو منسلک کرنے میں مدد ملی۔

یہ کوریڈور اسٹیٹ بینک کے پالیسی ڈسکاؤنٹ ریٹ (نیا نام ایس بی پی ریورس ریپوریٹ) اور نئی متعارف کرائی جانے والی ڈپازٹ سہولت کے ریٹ (موسوم بہ ایس بی پی ریپوریٹ) سے وجود میں آیا ہے۔ اس فریم ورک کا مقصد انتظامِ سیالیت کو بہتر بنانا، اور بازارِ زر کی سرگرمیاں مستحکم کرنا اور ان میں شفافیت لانا ہے۔ اس کا ایک مقصد زری پالیسی کے اشاروں کی ترسیل بہتر بنانا اور قیمتوں کی پائیداری میں زری پالیسی کے کردار کو مستحکم کرنا بھی ہے۔ مزید برآں، مرکزی بورڈ کی زری پالیسی کمیٹی (ایم پی سی) میں اسٹیٹ بینک کے نمائندوں کے ساتھ ساتھ بیرونی ارکان کی شمولیت اور کمیٹی کی تشکیل نو بھی زری انتظام بہتر بنانے کی کوششوں کا حصہ ہے۔ یہ اقدام زری پالیسی کی تیاری میں شفافیت اور اعتماد بڑھانے کے لیے کیا گیا ہے۔

م س10 کے دوران اقتصادی پیش رفت، پالیسی میں تبدیلی کی ضرورت کے جائزے، اور زری پالیسی بیانات کی منظوری، تاکہ ڈائریکٹرز کا مرکزی بورڈ اس کی توثیق کرے، کے لیے گورنر اسٹیٹ بینک کی زیر صدارت زری پالیسی کمیٹی کا اجلاس باقاعدگی کے ساتھ ہوا۔ زری پالیسی کمیٹی کو فراہم کی گئی معلومات، یعنی ایم پی سی انفارمیشن کمپینڈیم، مارچ 2010ء سے اسٹیٹ بینک کی ویب سائٹ پر متعلقہ فیصلوں کے ساتھ پیش کر دی جاتی ہے۔ اس کمپینڈیم میں اہم اقتصادی متغیرات کے رجحانات اور پیش رفت کا خلاصہ وضاحتی جداول اور گراف کے ہمراہ ہوتا ہے۔ اس میں بنیادی اقتصادی متغیرات کی پیش گوئی بھی کی جاتی ہے۔

1.9 تحقیقی سرگرمیاں اور معاشی تجزیہ

زری پالیسی و تحقیق کلسٹر (ایم پی آر سی) نہ صرف زری پالیسی کی تیاری میں بلکہ اقتصادی و مالی پالیسی کی وسیع تر تشکیل کے لیے بنیادی مواد کی فراہمی میں اہم کردار ادا کر رہا ہے جس کے لیے وہ اپنی اقتصادی رپورٹیں، تحقیقی مقالہ جات، تجزیاتی و مالی جائزے پیش کرنے کے علاوہ متعلقہ ڈیٹا جمع کرنے کے بعد اسے تقسیم کرتا ہے۔ اس کلسٹر میں شعبہ جات کے دو گروپ ہیں (الف) زری پالیسی و تحقیق گروپ جو شعبہ زری پالیسی، شعبہ تحقیق اور شعبہ شماریات پر مشتمل ہے، اور (ب) پالیسی سازی گروپ جو شعبہ معاشی تجزیہ اور شعبہ پالیسی تحقیق پر مشتمل ہے۔ سال کے دوران ایم پی آر کلسٹر نے تربیت، دوروں، پیشہ ور حضرات کی شمولیت، معیاری جرائد تک رسائی، تحقیقی بلیٹن، اور ڈیٹا بیس وغیرہ کے ذریعے اپنی استعداد کاری اور مہارتوں میں اضافے کا سلسلہ جاری رکھا جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1.9.1 میکرو ماڈلنگ اور فورکاسٹنگ

زری پالیسی کی تیاری میں مستقبل بینی کو پہلے سے زیادہ اہمیت دی جا رہی ہے چنانچہ مستقبل کے اقتصادی منظرنامے میں بنیادی متغیرات کی پیش گوئی کی اہمیت بھی بڑھ گئی ہے۔ اس امر کو مدنظر رکھتے ہوئے اسٹیٹ بینک کی پیش گوئی کرنے کی استعداد بڑھانے کے لیے مربوط کوششیں کی گئی ہیں۔ شعبے کی استعداد میں اضافے کی غرض سے م س10ء میں پیش گوئی کے موجودہ طریقوں میں زری مجموعوں کا ایک نیا ماڈیول شامل کیا گیا ہے۔ نیز گرانی اور بیرونی تجارت سے متعلق پہلے سے دستیاب طریقوں کو سابقہ کامیابیوں کے پیش نظر بہتر بنایا گیا ہے جس کے لیے نئی تیکنیک اور ڈیٹا کے تعدد (فریکوئنسی) کا لحاظ رکھنے والے نئے ماڈلز متعارف کرائے گئے ہیں۔ گرانی کی پیش گوئی کے طریقے میں سہ ماہی ماڈلز لائے گئے ہیں اور صارف قیمت کے اشاریوں کی نسبتاً تفصیلی سطحوں پر پیش گوئی کی جا رہی ہے۔ علاوہ ازیں پیش گوئی کے بہتر ماڈل کی تلاش بھی جاری ہے جس کے لیے 'اضافی عوامل' (ایڈ فیکٹرز یا پیش گوئیوں میں غلطی) کو کام میں لایا جا رہا ہے۔ بیرونی تجارت کی پیش گوئی کے طریقے میں اکانومیٹرک ماڈلز کے علاوہ تفصیلی سطحوں پر مقدار اور نرخ کے رجحان کا تجزیہ بھی انجام دیا جا رہا ہے۔ ان ماڈلز سے آنے والی پیش گوئیوں کی ہر ماہ تازہ کاری کی جاتی ہے۔

م س10ء میں اقتصادی ڈھانچے کو بہتر بناتے ہوئے اس میں مزید رویہ جاتی مساواتیں شامل کی گئیں، ملکی اور بیرونی قرضے کی حرکیات کو موجودہ فریم ورک میں مربوط کیا گیا، اور ایک سال کی پیش گوئی کا موجودہ طریقہ ترک کرتے ہوئے دو سال کی پیش گوئی کا طریقہ اپنایا گیا۔ فریم ورک کے استعمال سے اب بلحاظ سہ ماہی پیش گوئیاں بھی تیار کی جا رہی ہیں۔ اس فریم ورک کے ذریعے پیش گوئی کے طریقوں کو ادارہ جاتی بنانے کے لیے ایک مینوئل کی تیاری کا کام بھی جاری ہے۔

اس کے علاوہ ایک نئے میکرو اکانومیٹرک ماڈل کی تیاری طویل مدتی پیش گوئی کی استعداد مستحکم کرنے کی جانب ایک اور قدم ہے۔ شعبے میں اس وقت جو وسط مدتی فریم ورک استعمال ہو رہا ہے، نیا ماڈل اس سے حاصل کردہ پیش گوئیوں سے مطابقت رکھنے والا ہوگا۔ رویہ جاتی روابط کی عدم موجودگی سے فریم ورک میں جو کمزوریاں ہیں وہ، توقع ہے، نئے ماڈل سے دور ہو جائیں گی جبکہ inter اور intra سیکٹر شناختوں کی صورت میں نافذ پابندیوں کا بھی لحاظ رکھا جائے گا۔

1.9.2 غیر رسمی شعبے اور خرد معاشی خواص کی شمولیت سے ماڈل کی تیاری

اقتصادی نظریات کی بنیاد پر ایک میکرو اکنامک ماڈل کی تیاری کا دشوار منصوبہ شروع کیا گیا ہے جس میں پاکستان کے خرد معاشی خواص اور دیگر اہم خصوصیات کے ساتھ ساتھ یہ امر بھی پیشِ نظر رکھا جائے گا کہ یہاں غیر رسمی شعبہ بہت بڑا ہے۔ ایسے پلیٹ فارم کی تیاری پر بھی کام جاری ہے جن کی مدد سے اسٹیٹ بینک کو موثر بہ لاگت طریقے سے اہم متعلقہ فریقوں (یعنی فرم اور گھرانوں) تک مستقلاً رسائی حاصل ہو جائے تاکہ رائے کے حصول کا طریقہ کار اور تحقیقی استعداد مزید بہتر بنائی جاسکے۔

اس ماڈل کے خرد معاشی خواص کا مختلف پیمانوں کی مدد سے احاطہ کیا گیا ہے جن میں سے بعض کا تخمینہ پاکستانی ڈیٹا استعمال کرکے لگایا گیا ہے جبکہ بقیہ کا تخمینہ ابھی جاری ہے۔ بعض پیمانوں کا براہ راست تخمینہ ناممکن ہے چنانچہ اس کے لیے بڑے پیمانے کی فرمز کا سروے درکار ہے۔ اشیا سازی اور خدمات کے شعبوں کی فرمز کے، قیمتوں اور اجرتوں کے تعین میں کارفرما رویے جاننے کی غرض سے ادارہ شماریات پنجاب اور ادارہ شماریات سندھ کے اشتراک سے سروے شروع کیے گئے ہیں، پنجاب کا سروے مکمل ہو چکا ہے، سندھ کا سروے جاری ہے۔

اس منصوبے کے دوسرے مرحلے میں، سروے میں شامل پنجاب اور سندھ کے غیر رسمی شعبے کی فرمز کے لیے مذکورہ سرکاری اداروں کے ذریعے ابتدائی کام کیا جا چکا ہے۔ اس کے علاوہ رسمی اور غیر رسمی شعبوں کی مصنوعات اور لیبر مارکیٹ اور پاکستان میں قرضے کی غیر رسمی منڈی کی صورتحال جیسے موضوعات پر مطالعے جاری ہیں۔ اوکاڑہ میں اناج منڈی کے آڑھتیوں کے انٹرویو کی مدد سے ایک تجرباتی مطالعہ مکمل کیا گیا، ایس بی پی بی ایس سی کے اشتراک سے غیر رسمی قرضہ منڈی کا بڑے پیمانے پر سروے اگلا مرحلہ ہے۔ امید ہے کہ اس تمام محنت کے نتیجے میں فرمز کے ساتھ روابط استوار ہو جائیں گے جو اسٹیٹ بینک کو پالیسی امور پر دسترس اور آرا کے حصول میں مدد دیں گے۔ گھرانوں کی سطح پر بھی ایسے روابط بنانے کی کوششیں آئی بی اے کے اشتراک سے جاری ہیں جن سے صارف کی توقعات کا اشاریہ مرتب ہو سکے گا۔ اس سے اسٹیٹ بینک گھرانوں کا ایک نیٹ ورک تشکیل دینے کے ساتھ ساتھ توقعات کی پیمائش بھی کر سکے گا جس سے مستقبل بین زری پالیسی بنانے میں مدد ملے گی۔ اس نیٹ ورک کی تیاری کا ابتدائی کام شروع ہو چکا ہے۔ علاوہ ازیں دیگر امور مثلاً پاکستانی تارکین کی ترسیلات کے رجحانات پر تجرباتی تحقیق شعبہ مبادلہ پالیسی اور وزارت سمندر پار پاکستانی کے اشتراک سے دبئی اور بحرین میں کی گئی ہے جس کا مقصد ارسال کنندہ اور ترسیلات کے مختلف پہلوؤں کو دستاویزی شکل میں ڈھالنا ہے۔ توقع ہے کہ مختلف ملکوں میں اسی طرح کے سروے منعقد ہوں گے۔

1.9.3 سارک فنانس سیمینار

اسٹیٹ بینک نے ''عالمی مالی بحران: مضمرات اور سارک ملکوں کا پالیسی ردعمل'' کے موضوع پر سارک فنانس سیمینار 10 تا 12 جون 2010ء بنافِ، اسلام آباد میں منعقد کیا۔ ملکی شرکا کے علاوہ سارک کے تمام رکن ملکوں (سوائے بھوٹان اور مالدیپ) کے مندوبین نے اس میں شرکت کی۔ مندوبین نے مقالے پیش کیے جن کا مقصد اپنے اپنے تجربات بیان کرنا اور موضوع پر بامقصد مکالمہ کرنا تھا۔

1.9.4 زاہد حسین یادگاری لیکچر

اسٹیٹ بینک نے اپنے اولین گورنر کی یاد میں 1975ء سے زاہد حسین یادگاری لیکچرز کا سلسلہ ایک عمدہ روایت کے طور پر شروع کر رکھا ہے۔ دنیا کے معروف ماہرین اقتصادیات کو مرکزی بینکوں سے متعلق اقتصادی اہمیت کے موضوعات پر لیکچر دینے کے لیے مدعو کیا جاتا ہے۔ تازہ ترین لیکچر 14 ستمبر 2009ء کو ہوا جس میں برطانیہ کی سرے یونیورسٹی کے پروفیسر پال لیوائن نے ''غیر یقینی ماحول میں زری پالیسی: مستحکم زری اصولوں کی حکمت عملی'' پر لیکچر دیا۔

1.9.5 پاکستان اور عالمی اقتصادی سیمینارز

پاکستان اور عالمی اقتصادیات پر سہ ماہی سیمینار اسٹیٹ بینک آف پاکستان، کراچی میں منعقد کیے گئے جن کا مقصد معروف اسکالرز کے عصری تحقیقی کاموں اور خیالات کا اسٹیٹ بینک کے حکام کے ساتھ تبادلہ ہے۔ سیمینارز کے اس سلسلے میں عالمی سطح کے متعدد نمایاں ماہرین معاشیات لیکچرز دے چکے ہیں۔ گذشتہ مالی سال بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد کے اقتصادیات کے پروفیسر ڈاکٹر اسد زمان، لوبرا یونیورسٹی، برطانیہ کے مسٹر کرسٹوفر اسپنسر اور بوسٹن کالج، امریکہ کے فاروق پاشا نے مختلف موضوعات پر اپنی تحقیق پیش کی۔

اس کے علاوہ اسٹیٹ بینک نے ''زری و مالیاتی پالیسیوں میں ربط کی اہمیت: حالیہ عالمی بحران سے حاصل ہونے والے سبق'' کے موضوع پر مقالہ جات طلب کیے جو ایس بی پی ریسرچ

بلیٹن کے خصوصی شمارہ، جلد 6، شمارہ ایک 2010ء میں شائع ہوئے۔ منتخب مصنفین کو ''پاکستان اور عالمی اقتصادی سیمینار'' کے تحت اپنے مقالہ جات پیش کرنے کے لیے مدعو کیا گیا۔

1.9.6 اشتراک کے تحت سرگرمیاں

ملک کے معروف تحقیقی اداروں کے ساتھ اشتراک بڑھانے کی غرض سے دو اہم اداروں پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف ڈیولپمنٹ اکنامکس (پی آئی ڈی ای)، اسلام آباد اور لاہور اسکول آف اکنامکس (ایل ایس ای) کے اسکالرز کو عالمی وملکی اقتصادیات سے متعلق تازہ ترین اور اہم موضوعات پر اپنی تحقیق پیش کرنے کے لیے مدعو کیا گیا۔ چنانچہ'پی آئی ڈی ای' کے کنسلٹنٹ ڈاکٹر ادریس خواجہ اور ایل ایس ای کی مس حمنہ احمد نے اپنے تحقیقی مقالے پیش کیے۔ اسٹیٹ بینک کے ماہرین اقتصادیات نے بھی مختلف جامعات اور اداروں میں اپنی تحقیق پیش کی۔

1.9.7 اردو میں اسٹیٹ بینک کی رپورٹوں کی ترویج

شعبہ تحقیق کے ترجمہ ڈویژن نے زری پالیسی وتحقیق کلسٹر کی رپورٹوں کا قومی زبان اردو میں ترجمہ کر کے اسٹیٹ بینک کی رپورٹوں کے بڑے پیمانے پر ابلاغ میں حصہ لیا۔ ترجمہ ہونے والی رپورٹوں/دستاویزات میں جولائی 2009ء اور جنوری 2010ء کے زری پالیسی بیانات، مختصر تجزیے کے حامل زری پالیسی فیصلے (ستمبر 2009ء، نومبر 2009ء، مارچ 2010ء، اور مئی 2010ء)، سالانہ رپورٹ 09-2008ء جلد اول اور دوم، مالی استحکام کا جائزہ 09-2008ء اور م س 10ء کی تین عدد سہ ماہی رپورٹیں شامل ہیں۔ یہ تمام رپورٹیں انگریزی رپورٹوں کے ہمراہ بیک وقت جاری کی گئیں اور اسٹیٹ بینک کی ویب سائٹ پر موجود ہیں۔ ڈویژن نے م س 10ء میں یا اس سے قبل جاری ہونے والے تمام ورکنگ پیپرز کے خلاصوں کا بھی ترجمہ کیا۔

1.9.8 ایس بی پی ورکنگ پیپر سیریز

ایس بی پی ورکنگ پیپر سیریز ستمبر 2001ء میں شروع کی گئی جس کا مقصد اطلاقی تحقیق میں اسٹیٹ بینک کی استعداد بڑھانا اور اقتصادی امور پر تخصیصی بحث کو فروغ دینا ہے۔ اسٹیٹ بینک کے افسران اس سیریز کے لیے اپنے تحقیقی مقالہ جات جمع کراتے ہیں۔ ماہرین ان کا دقت نظر سے جائزہ لیتے ہیں، یہ مقالہ جات ایک سیمینار میں پیش کیے جاتے ہیں اور افادہ عام کے لیے انہیں اسٹیٹ بینک کی ویب سائٹ پر جاری کر دیا جاتا ہے۔ ایس بی پی ورکنگ پیپر سیریز کے مدیر زری پالیسی وتحقیق کلسٹر کے اقتصادی مشیر اعلیٰ ہیں۔ م س 10ء کے دوران اسٹیٹ بینک کی ویب سائٹ پر پانچ ورکنگ پیپر جاری کیے گئے۔

1.9.9 ایس بی پی ریسرچ بلیٹن

اسٹیٹ بینک آف پاکستان ریسرچ بلیٹن کا آغاز 2005ء میں ہوا، اقتصادی خصوصاً زری اور شرح مبادلہ پالیسیوں کے موضوعات پر اعلیٰ معیار کی تحقیق کی اشاعت اس کا مقصد ہے۔ بلیٹن کے سال میں دو شمارے آتے ہیں، ایک عام شمارہ ہوتا ہے جس کے مضامین بین الاقوامی سطح کے معروف ماہرین اقتصادیات کے ایک پینل کے منتخب کردہ ہوتے ہیں۔ دوسرا شمارہ خصوصی ہوتا ہے جس میں کسی اقتصادی موضوع پر لکھوائے گئے مضامین پیش کیے جاتے ہیں۔ بلیٹن امریکن اکنامک ایسوسی ایشن کے جرنل آف اکنامک لٹریچر کی فہرست میں شامل ہے۔

م س 10ء کے دوران بلیٹن کے عام شمارے میں تین تحقیقی مقالے، ایک اظہار خیال اور ایک کتاب پر تبصرہ شامل تھا جبکہ خصوصی شمارے میں ''زری اور مالیاتی پالیسیوں کے ارتباط کی اہمیت: حالیہ عالمی بحران سے ماخوذ سبق'' کے موضوع پر چار مضامین شامل تھے۔ بلیٹن کے تمام شمارے اسٹیٹ بینک کی ویب سائٹ پر دستیاب ہیں۔

1.9.10 ایس بی پی سالانہ/سہ ماہی رپورٹیں

اسٹیٹ بینک ایکٹ کے مطابق مرکزی بینک پر لازم ہے کہ پاکستانی معیشت کی کیفیت ہر سہ ماہی پر پارلیمنٹ کو پیش کرے، چنانچہ اسٹیٹ بینک ایک سالانہ اور تین سہ ماہی رپورٹیں تیار کرتا ہے جو پارلیمنٹ کو پیش کی جاتی ہیں، علاوہ ازیں عام لوگوں کے استفادے کے لیے یہ رپورٹیں شائع بھی کی جاتی ہیں اور ویب سائٹ پر بھی دی جاتی ہیں۔ ان رپورٹوں میں ملکی معیشت میں ہونے والی پیش رفت کا عمدگی سے احاطہ کرنے کے علاوہ ملکی اقتصادی کارکردگی پر عالمی تبدیلیوں کے اثرات پر بھی بحث کی جاتی ہے۔ نیز مرکزی بینک اور حکومت

کے پالیسی اقدامات کے اثرات کا جائزہ لینے کے علاوہ ملک کو درپیش دشواریاں اجاگر کی جاتی ہیں۔ان دستاویزات کے ذریعے اسٹیٹ بینک عوام کو مختلف پالیسیوں اور اقتصادی مسائل کا باہمی تعلق بہتر طور پر سمجھانے کے قابل ہوا ہے،عوام میں بڑھتی ہوئی آگاہی کے نتیجے میں زیادہ موثر پالیسیاں بنتی ہیں۔

1.9.11 انفلیشن مانیٹر

قیمتوں میں استحکام کو یقینی بنانا مرکزی بینک کا بنیادی فریضہ ہے چنانچہ اسٹیٹ بینک گرانی کے رجحانات کا مسلسل جائزہ لیتا اور ان کا تجزیہ کرتا رہتا ہے اور نتائج ''انفلیشن مانیٹر'' میں پیش کردیے جاتے ہیں جو مارچ 2005ء سے ماہوار شائع ہو رہا ہے۔یہ دستاویز ملکی اور بین الاقوامی دونوں سطحوں پر قیمتوں کے ردوبدل کا تفصیلی جائزہ لیتی ہے۔اس کے شماریاتی جداول اور گراف ملکی گرانی کے رجحانات کو بہتر طور پر سمجھنے میں مدد دیتے ہیں۔

1.9.12 انفلیشن اسنیپ شاٹ

اسٹیٹ بینک قیمتوں کے بارے میں وفاقی ادارہ شماریات کے بنیادی ڈیٹا کا تخمینہ کر کے انفلیشن اسنیپ شاٹ میں پیش کرتا ہے۔وفاقی ادارے کے جاری کردہ ڈیٹا کے عموماً ایک دن بعد یہ دستاویز اسٹیٹ بینک کی ویب سائٹ پر لائی جاتی ہے۔اس میں قوزی گرانی کے مختلف پیمانوں کے بارے میں بتایا جاتا ہے۔مختلف عرصے کی گرانی بھی بتائی جاتی ہے: سال بسال،عرصے کا اوسط (یا گذشتہ ایک سال کا اوسط)،سالانہ (بارہ ماہی حرکت پذیر اوسط) اور ماہ بماہ۔

1.9.13 اقتصادی نگرانی کا استحکام

موثر پالیسی سازی کے لیے معیشت کا عمدگی سے تجزیہ ضروری ہے۔شعبہ معاشی تجزیہ نے اقتصادی نگرانی کو بہتر بنانے کے لیے ماہوار اقتصادی نگرانی رپورٹ،ماہوار انرجی آؤٹ لک اور مختلف اقتصادی موضوعات پر سلسلہ وار ''ایشونوٹس'' کا اجرا شروع کیا ہے۔اس کے علاوہ شعبہ پالیسی تحقیق کے اشتراک سے پالیسی پوزیشن پیپرز کا ایک سلسلہ بھی شروع کیا گیا ہے۔ان رپورٹوں سے اندرونی سطح پر استفادہ کیا جاتا ہے۔

1.9.14 شعبہ شماریات کے اعداد و شمار

تحقیق اور پالیسی سازی کے لیے معیاری اقتصادی اعداد و شمار کی بروقت دستیابی بنیادی شرط ہے۔متعلقہ فریقوں کو معیشت کے مختلف شعبوں میں تازہ ترین پیش رفت سے آگاہ رکھنے کی غرض سے اسٹیٹ بینک متعدد رپورٹیں اور شماریاتی جائزے تیار کرتا ہے۔اس کا شعبہ شماریات مختلف اقتصادی متغیرات پر مصدقہ اور قابل بھروسہ اعداد و شمار مرتب کر کے شائع کرتا ہے جنہیں مرکزی بینک کی مختلف دورانیے کی (یومیہ،ہفتہ وار،ماہوار،ششماہی اور سالانہ) رپورٹوں اور مطبوعات میں استعمال کیا جاتا ہے۔افادہ عام کے لیے ان مطبوعات کو اسٹیٹ بینک کی ویب سائٹ پر بھی جاری کیا جاتا ہے۔زر اور بینکاری،ادائیگیوں کے توازن،اور پاکستان میں بین الاقوامی سرمایہ کاری (آئی آئی پی) پر ڈیٹا کا بنیادی ذریعہ یہی شعبہ شماریات ہے۔اسٹیٹ بینک کے فراہم کردہ اعداد و شمار تالیف کے بین الاقوامی معیار کے تحت مرتب کیے جاتے ہیں۔مثال کے طور پر زری شماریات آئی ایم ایف کے ''زری اور مالی شماریاتی مینوئل'' (ایم ایف ایس ایم 2000) کے مطابق اور ادائیگیوں کے توازن کی شماریات ''ادائیگیوں کے توازن کے مینوئل'' کے پانچویں اشاعت (بی پی ایم 5) کے مطابق مرتب کی جاتی ہیں۔مختلف شماریات کی فراہمی کے لیے اسٹیٹ بینک ''جنرل ڈیٹا ڈسیمینیشن سسٹم'' (جی ڈی ڈی ایس) اور ''اسپیشل ڈیٹا ڈسیمینیشن اسٹینڈرڈز'' (ایس ڈی ڈی ایس) پر عمل کرتا ہے جس سے عالمی برادری میں ہماری شماریات کی ساکھ بڑھی ہے۔آئی ٹی کے شعبے میں حالیہ پیش رفت کو استعمال کرتے ہوئے اعداد و شمار مرتب کرنے کا بیشتر کام شعبہ شماریات کے ذریعے خودکار کردیا گیا ہے جس کے نتیجے میں اسٹیٹ بینک کے تیار کردہ اعداد و شمار کی کارگزاری اور معیار میں نمایاں اضافہ ہوا ہے اور وہ بروقت دستیاب ہونے لگے ہیں۔بین الاقوامی اداروں کی جانب سے معیار اور ضوابط کی پابندی کے بارے میں رپورٹوں (آر او ایس سی) کی روشنی میں شماریات کا معیار باقاعدگی سے بہتر بنایا جاتا ہے۔مالی اور غیر مالی شعبوں کی کارکردگی کے جائزے کے لیے شعبہ شماریات ہر کمپنی/ادارے کے سالانہ مالی گوشوارے کے ذریعے تجزیہ بھی کرتا ہے جو سالانہ مطبوعات میں شائع ہوتا ہے۔

1.10 لائبریری خدمات

م س10ء اسٹیٹ بینک کی لائبریری کی سرگرمیوں کے لیے بھرپور سال تھا۔لائبریری نے چار ترقیاتی منصوبے مکمل کیے،عملی اور خدمات کے تمام شعبوں میں بہتری آئی۔لائبریری کا سالانہ کارکردگی جائزہ مختصراً پیش ہے۔

کتب میں اضافہ

لائبریری کے مجموعے میں بجٹ، اور متعلقہ پالیسی ہدایات کے مطابق اور ارکان کی تحقیقی، اطلاعاتی اور تفریحی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے اضافہ ہوتا رہا۔

اطلاعات کے برقی وسائل میں دو نئے آن لائن ڈیٹا بیس کا اضافہ ہوا جو Business Source Premier اور EconLit with Full-Text ہیں، اول الذکر میں 2300 جرائد اور، مؤخر الذکر میں 500 جرائد کا مکمل متن موجود ہے۔ آڈیو وژول وسائل میں 19 ٹائٹل کا اضافہ ہوا جبکہ مطبوعہ کتب میں 2496 کتب اور 14 نئے جرائد کا اضافہ ہوا۔ شکل 1.8 سے ظاہر ہوتا ہے کہ لائبریری کے مجموعے میں اضافہ متوازن رہا ہے۔

شکل 1.7: کتب کے حصول کی سطح

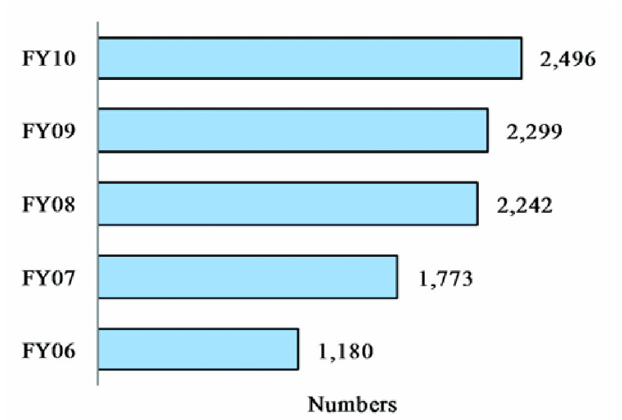

درجہ بندی، کیٹلاگ سازی اور اشاریہ سازی

سال کے دوران نئی شامل ہونے والی تمام کتب اور اطلاعاتی مواد کی درست طور پر درجہ بندی کی گئی، کیٹلاگ بنائے گئے، اشاریہ سازی کی گئی اور ان کا ''لمس'' (LIMS) میں اندراج کیا گیا جو اسٹیٹ بینک کی لائبریری کے زیر استعمال کتابیات کا نظام ہے۔ یہ تمام کام لائبریری کے آن لائن پورٹل پر دستیاب بنایا گیا۔

شکل 1.8: م س 10ء کے دوران کتب کا حصول بلحاظ مضمون

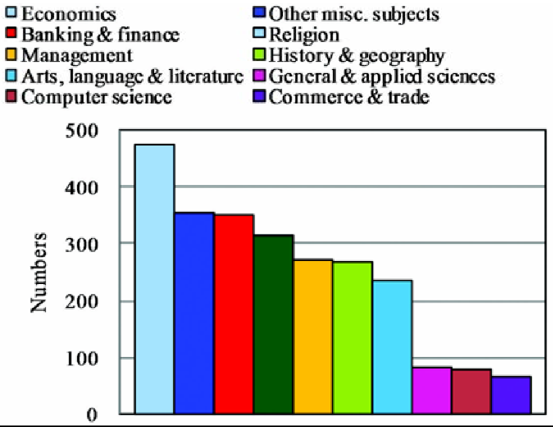

رکنیت و آمد

م س 10ء کے دوران 27,044 افراد لائبریری آئے جو م س 09ء کی تعداد 30,239 سے معمولی کم ہے۔

دوسری جانب م س 10ء میں ارکان کی تعداد میں خاصا اضافہ ہوا، 377 نئے ارکان کا اندراج ہوا، گذشتہ سال یہ تعداد 283 تھی۔ نئے ارکان میں 104 اسٹیٹ بینک کے ملازم، 121 انٹرنیز اور 152 بیرونی افراد تھے۔

حوالہ جاتی خدمات

لائبریری کے عملے نے کتب کی تلاش اور مواد کے استعمال میں ارکان کی مدد سارا سال جاری رکھی۔ لائبریری آنے والوں کی مدد کے ساتھ ساتھ فون اور ای میل کے ذریعے پوچھے گئے لاتعداد سوالات کا جواب دیا گیا۔ دستاویزات کی آن لائن فراہمی کی خدمات کے تحت لائبریری کے فاصلاتی استعمال کنندگان کے 243 سے زائد مطالبات پر ایک ہزار 57 مضامین انہیں ارسال کیے گئے۔ ادارے کے نئے ملازمین، انٹرنیز، اور لائبریری آنے والے دیگر افراد کو رہنمائی میں تعاون سارا سال جاری رہا۔ لائبریری کے دستیاب وسائل سے آگاہی، اور ان کا مؤثر

شکل 1.9: اشاریہ سازی اور فہرست سازی

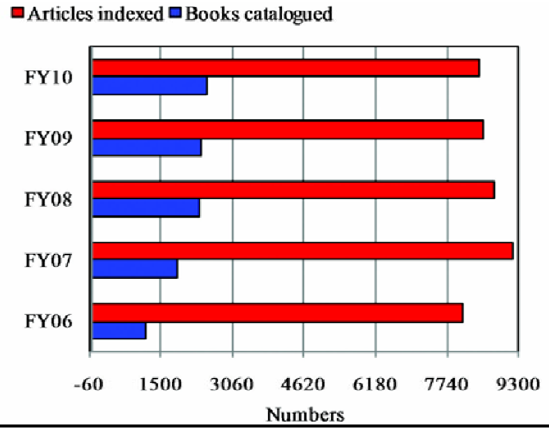

استعمال اجاگر کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک کے مختلف شعبوں میں ورکشاپ منعقد کی گئیں۔ لائبریری میں شامل ہونے والی نئی کتب اور دیگر اضافوں سے ارکان کو آگاہ کرنے کے لیے لائبریری بلیٹن ''نوادر کتب کی اطلاع'' (ماہانہ) اور ''موجودہ مشتملات کی اطلاع'' (پندرہ روزہ) استعمال کیے گئے۔ یہ بلیٹن لائبریری کی ویب سائٹ پر باقاعدگی سے آویزاں کرنے کے علاوہ بذریعہ ای میل مطلع کرنے کی غرض سے الیکٹرانک بورڈ پر بھی جاری کیے گئے۔

کتب کا لین دین

کتب کے لین دین کی سرگرمیاں یعنی اجرا / واپسی، اجرائے نو، یاددہانی، پیشگی محفوظ کرنا، اور جرمانہ وصولی لائبریری کی خدمات کا جزو لاینفک ہیں۔ م س10ء کے دوران ارکان کو 28,668 کتب جاری کی گئیں جو گذشتہ برس سے 22 فیصد اضافہ ہے۔ ان میں سے 26,049 کتب اسٹیٹ بینک کے ملازمین کو، اور بقیہ 2,619 کتب دیگر ارکان اور انٹرنیز کو جاری کی گئیں۔ ارکان کی ضرورت کی جو کتب یا مواد لائبریری سے دستیاب نہ ہو سکا اس کے لیے اندرونی قرضہ استعمال کیا گیا اور ارکان کی ضرورت پوری کی گئی۔ ارکان کو کتب واپسی کی تاریخوں کی یاددہانی اور زائد از میعاد نوٹس کے ذریعے مطلع رکھا گیا۔ ارکان کے لیے کتب پیشگی محفوظ رکھنے کی سہولت بھی سارا سال جاری رہی۔ یہاں دی گئی شکل سے دوران سال ارکان کو کتب کا مضمون وار اجرا ظاہر ہوتا ہے۔

خصوصی ترقیاتی منصوبے

م س10ء کے دوران لائبریری نے پانچ ترقیاتی منصوبوں پر کام کیا، ان میں سے چار مقررہ وقت پر مکمل ہو گئے جبکہ پانچواں منصوبہ ''لائبریری کے وسائل کی ڈجیٹائزیشن''، تکنیکی وسائل کی قلت کے سبب اگلے سال کو سونپ دیا گیا۔ تکمیل پانے والے منصوبے یہ ہیں:

1۔ لائبریری کی ویب سائٹ میں توسیع: یہ منصوبہ لائبریری کی جدا ویب سائٹ تخلیق کرنے کا تھا جس کا ڈیزائن منفرد، مشتملات نظر ثانی شدہ، اور خصوصیات اضافی ہوں تاکہ یہ زیادہ معلوماتی، خوبصورت، مکالماتی اور استعمال میں آسان ہو۔ پہلے صرف اسٹیٹ بینک کے نیٹ ورک سے لائبریری کے ویب OPAC تک رسائی ممکن ہوتی تھی، اب اسے بیرونی افراد بھی دیکھ سکیں گے۔

2۔ ازکار رفتہ اور بوسیدہ کتب کا اتلاف: اس منصوبے کا مقصد نئی کتب کے لیے گنجائش پیدا کرنا اور کتب کے مجموعے کو تازہ بتازہ اور بامقصد بنانا تھا۔ چنانچہ ایس بی پی، بی ایس سی کے مختلف دفاتر کو اور دور دراز علاقوں کی

شکل 1.10: رکنیت وآمد کا رجحان

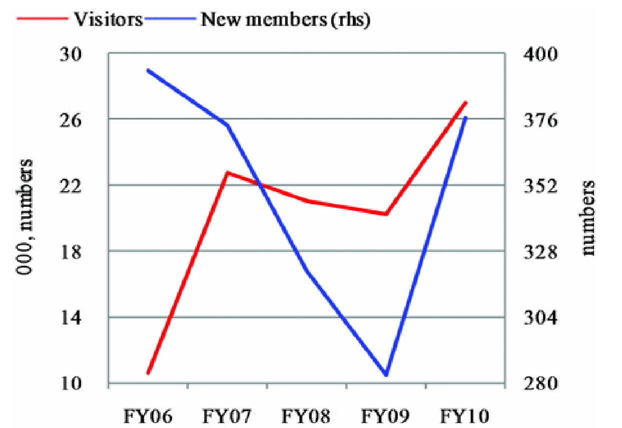

شکل 1.11: کتب کا اجرا

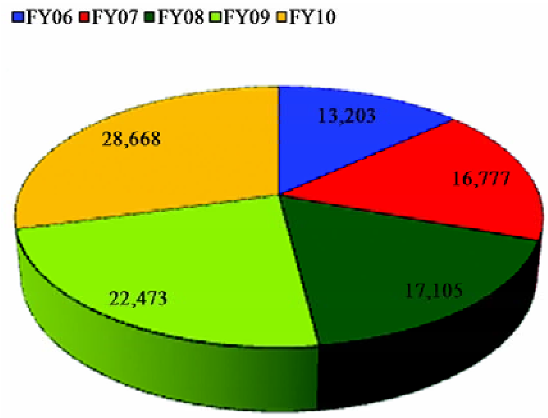

شکل 1.12: م س10ء کے دوران کتب کا اجرا بلحاظ مضمون

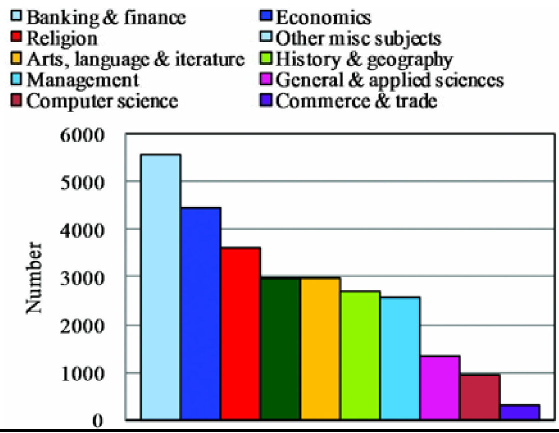

سرکاری لائبریریوں کو لگ بھگ 2,080 کتب عطیہ کردی گئیں۔

3۔ استعمال کنندگان کا سروے: اس سروے کا مقصد بینک ملازمین کی تحقیقی و معلوماتی ضروریات پوری کرنے کے ضمن میں لائبریری وسائل کی اثر انگیزی، خدمات، اور سہولتوں کا اندازہ لگانا تھا۔ اسٹیٹ بینک لائبریری کی تاریخ میں اپنی نوعیت کا یہ اولین سروے تھا۔ سروے کے نتائج حوصلہ افزا تھے تاہم ان نتائج سے ان شعبوں کا پتہ چلا جن میں مزید بہتری کی گنجائش ہے۔ سب کے علم میں لانے کے لیے سروے کے نتائج لائبریری کی ویب سائٹ پر دیے گئے۔

4۔ سی ڈی/ ڈی وی ڈی کے ذخیرے تک رسائی میں اضافہ: اس کا مقصد لائبریری کے سی ڈی/ڈی وی ڈی ذخیرے تک رسائی میں اضافہ کرنا تھا جس کے لیے یہ اشیا اسٹیٹ بینک کے ڈیٹا سرور پر رکھی گئیں، لائبریری سسٹم کے ساتھ ان کا ارتباط قائم کیا گیا، اور ویب OPAC کے ذریعے اس ڈیٹا تک استعمال کنندگان کی رسائی آسان بنائی گئی۔ یہ منصوبہ کامیابی سے مکمل کیا گیا۔ لائبریری استعمال کرنے والے افراد اب ایس بی پی نیٹ ورک سے منسلک کسی بھی ٹرمینل پر اپنی مطلوبہ سی ڈی/ڈی وی ڈی کے مشمولات ملاحظہ کر سکتے ہیں۔

لائبریری نے سالانہ بزنس پلان میں دیے گئے اہداف پورے کیے۔ اس کا عزم ہے کہ وہ معیاری اطلاعاتی وسائل، دوستانہ خدمات، اور سکھلائی کی بہتر سہولتوں کے ذریعے علم اور تحقیق کے فروغ کے لیے کام کرتی رہے گی۔